روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 13 جولائی 2015ء 25 رمضان 1436 ہجری 13 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 160

جنت کے دروازے کھل گئے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

رمضان آ گیا ہے اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے ہلاکت ہو اس شخص کیلئے جس نے رمضان کو پایا اور اس سے بخشا نہ گیا اور وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔

(الترغیب والترھیب۔کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں قیام اللیل کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا ....

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

یعنی جو شخص راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی حمد کے لئے اور اس کے بندوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے جاگتا اور شب بیداری اختیار کرتا ہے اس لئے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو اور اس لئے کہ جب وہ اس دنیا میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھے کہ وہ ان کوششوں کو قبول کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اس کو آخرت کی نعماء ملیں گی۔ جو ایسا کرے گا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جو کوتاہیاں اور غفلتیں اس سے ہو چکی ہوں گی اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے جوش میں ان کوتاہیوں کو ڈھانپ لے گا اور کوئی جزائے بد جس کا وہ دوسری صورت میں مستحق ہوتا وہ اسے نہیں ملے گی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرتا ہے اس کا بھی اُسے ثواب ملتا ہے کثرت تلاوت قرآن کریم کا ثواب بھی اور دوسرے ثواب بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتے ہیں۔ جب انسان اس فضل کو جذب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اس طرح جب اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت جوش میں آتی ہے تب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی رضا کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے جزا دیتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت نیکی تو ہے لیکن صرف اسی صورت میں کہ شرائط پوری ہوں۔ قرآن کریم کی تلاوت تو عیسائی بھی کرتے ہیں مگر وہ اس کی تلاوت اس نیت سے کرتے ہیں کہ قرآن کریم پر اعتراض کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے مگر آپ ﷺ نے اس پاک ترین نیت کے ساتھ تلاوت کی کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فضل آپ ﷺ پر نازل ہوا۔ پس کثرت تلاوت قرآن کریم ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ خلوص نیت بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر تلاوت کی جو نعمتیں ہیں یا قرآن کریم کی جو نعمتیں ہیں وہ انسان کو حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم کے فیوض سے انسان تبھی حصہ وافر لے سکتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کو جوش میں لائے۔ اسی لئے رمضان کے مہینے میں کثرت تلاوت پر زور دیا گیا ہے حالانکہ اور بہت سی روحانی مشقتیں (اگر دنیا کا محاورہ استعمال کیا جائے) اس پر ڈالی گئی تھیں۔ دن کو بھوکا پیاسا رہنا اور پابندیاں سہنا اور پھر لوگوں کا خیال رکھنا اور پھر یہ بھی دیکھنا کہ دوسروں کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے رمضان کے دنوں میں اسے باہر جانا پڑے گا اور اسے جانا چاہئے اگر اس نے روزے کا حق ادا کرنا ہے۔ پھر رات کے نوافل ہیں لیکن ان ساری چیزوں کے باوجود مثلاً قرآن کریم کی اس تلاوت اگر خود قاری ہو یا اس سماع کے علاوہ اگر وہ خود قاری نہ ہو تراویح پڑھ رہا ہو اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔

(خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 957)

حضور انور کا خطبہ عیدالفطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 19 جولائی 2015ء بروز اتوار بیت الفتوح لندن میں خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمائیں گے۔ جو پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 2:30 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشر کیا جائے گا۔ احباب اس سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

خطبہ عید سے نصف گھنٹہ قبل عید سپیشل ٹرانسمیشن شروع ہوگی جو خطبہ عید کے تین گھنٹہ بعد تک جاری رہے گی۔

دعائیہ فہرست چندہ وقف جدید

احباب جماعت کی خدمت میں بطور یاددہانی درخواست ہے کہ حسب روایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں 29 رمضان المبارک کی دعائے خاص میں شامل ہونے کیلئے 100% چندہ وقف جدید ادا کرنے والے احباب اور جماعتوں کی فہرستیں بھجوائی جائیں گی۔ احباب اپنے وعدہ جات کو جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں نیز سب افراد خانہ کو شامل ہونے کی تحریک بھی کریں۔

علاوہ ازیں عہدیداران جماعت، امرائے کرام، صدران جماعت، سیکرٹریان مال و وقف جدید سے گزارش ہے کہ 27 رمضان المبارک مطابق 15 جولائی 2015ء تک بذریعہ فیکس کوریئر یا دستی جس طرح ممکن ہو دعائیہ فہرستیں دفتر ضرور پہنچا دیں۔ تاخیر نہ ہو۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مشعل راہ

رمضان میں معمولی نیکی بھی بڑے اجر والی ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوران ماہ رمضان المبارک خطبہ جمعہ فرمودہ 29 ستمبر 2006ء میں فرماتے ہیں۔

یہ مہینہ ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا اور فرمایا کہ (۔) (البقرۃ:186) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

پس اس ہدایت سے تبھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب اس کو پڑھ کر اس پر عمل بھی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت سے احکامات اتارے جو ہمارے کرنے کے لئے ہیں۔ بہت سے احکامات ایسے اتارے جن میں بعض قسم کی باتوں سے روکا گیا ہے۔ پھر بہت سی دعائیں سکھائیں جو گزشتہ انبیاء کی دعائیں ہیں اور ایسی دعائیں بھی سکھائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی گئیں اور ان دعاؤں کے قرآن کریم میں بیان کرنے کا مقصد............کو اس طرف توجہ دلانا تھا کہ مختلف قسم کے حالات پیدا ہوں تو یہ قرآن کریم میں مختلف قسم کی دعائیں ہیں اُن حالات کے پیش نظر وہ دعائیں کرو۔ یقیناً جب اللہ تعالیٰ نے یہ مختلف قسم کی دعائیں قرآن کریم میں جمع کی ہیں تو اس لئے کی ہیں تا کہ ایک مومن بندہ ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور جب خالص ہو کر اس کی صفات کے حوالے سے، اس حوالے سے کہ اے خدا تُو نے خود یہ دعائیں ہمیں سکھائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگے تو خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس کا مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے یہ ایسے احسانات ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں جو اُس کے حضور خالص ہو کر جھکنے والے کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔ آج بھی مَیں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا جو قرآن کریم میں سکھائی گئی دعاؤں کا مضمون ہے۔ رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اپنے بندے پر نظر رکھتا ہوں، اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

پس ہمیں اُن اعمال کی ضرورت ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے تا کہ ہماری یہ معمولی کوششیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اِن دنوں میں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے سے بڑھ کر، عام حالات سے بڑھ کر اپنے بندے پر مہربان ہوتا ہے۔ معمولی نیکیاں بھی بہت بڑے اجر پا لیتی ہیں۔ بھول چوک اور غلطیوں پر اللہ تعالیٰ صرفِ نظر فرماتا ہے۔ پس ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔

روزے اور عبادتوں کی وجہ سے، جیسا کہ حدیث میں فرمایا گیا، شیطان جکڑا جاتا ہے۔ اس کے آگے روکیں کھڑی ہو جاتی ہیں، ماحول ایسا بن جاتا ہے کہ شیطان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی کہ وہ رمضان پائے، وہ اپنی زندگی میں رمضان دیکھے اور پھر اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے کی طرف مزید کوشش نہ کرے۔

(روزنامہ الفضل 9 جنوری 2007ء)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

انبیاء کے دشمنوں پر آنے والے عذاب

قرآن اور تاریخ کی روشنی میں

قومی اور ملکی اور عالمگیر عذاب دنیا میں کئی طرح کے آئے ہیں۔ یہ عذاب عام قدرتی حوادث سے الگ ہوتے ہیں۔

1۔ پانی کے عذاب

جیسے طوفان نوح۔ دریاؤں کے سیلاب جن سے علاقے اور شہر اور دیہات ویران ہو گئے۔ مثلاً گومتی۔ جمنا۔ سندھ اور چین کے بعض دریاؤں کے فلڈ Flood سیل العرم جس سے یمن کا ملک تباہ ہوا۔ نیل کی طغیانی کے طوفان جس سے فرعونیوں کے ملک پر عذاب آیا۔ بلکہ پسماندہ سیلاب اور نمی کی وجہ سے مینڈک چچڑیاں۔ جوئیں خونی بخار وغیرہ نازل ہوئے۔ سمندر کے جوار بھاٹے کا عذاب جس میں فرعون اور اس کا لشکر تباہ ہوئے۔ اولوں برف اور بارشوں کے عذاب جن کی کثرت یا بے وقت نزول نے لوگوں کو ہلاک کیا۔ اور ان کی کھیتیوں کو مثلاً بدر میں بارش بھی کفار کے لئے باعث ہلاکت ہوئی۔ کیونکہ وہ پھسلتے تھے اور سپاہی کہاں لڑ سکتا ہے جب اس کے پیر ہی پھسلتے ہوں۔ اسی طرح دریاؤں کی بار بار طغیانی کی وجہ سے بعض دفعہ علاقہ ریت ہی ریت ہو جاتا ہے۔

6۔ ریح یعنی ہوا کا عذاب

مثلاً قوم عاد کی تباہی اس باد سموم کی آندھی سے ہوئی۔ جو مسلسل ایک ہفتہ چلتی رہی۔ سارے ملک کو اس نے ریگستان بنا دیا۔ اور فصلیں جھلس ڈالیں۔ عالمگیر وباؤں کو بھی ہوا کہتے ہیں۔ چنانچہ ملیریا کے معنے ہی ہیں بری ہوا۔ اور انفلوانزا بھی ہوا کے ذریعہ پھیلا۔ آندھی ہی نے جنگ احزاب میں تمام عرب کے لشکروں کو پریشان کر دیا۔ جنگ بدر میں ایسی آندھی کفار پر سامنے کی طرف سے چلی۔ کہ مسلمانوں کے منہ تو اس سے محفوظ رہے۔ مگر کفار کی آنکھوں ناک اور منہ میں خاک ہی خاک بھر گئی۔ آنکھوں میں خاک پڑ رہی ہو۔ تو سوائے مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے جانے کے وہ کر ہی کیا سکتے تھے۔ یہی حال جنگ احزاب میں ہوا۔ اور ہوا نے دس ہزار لشکر کو تتر بتر کر دیا۔

3۔ زلزلہ کا عذاب

یہ بصورت آتش فشانی کے لوط کی بستیوں پر آیا۔ اور بصورت زلزلہ کے ثمود پر آیا۔ اور ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے مطابق کانگڑہ بہار اور کوئٹہ کے زلازل کی صورت میں آیا۔ جاپان میں آیا اور دیگر بہت سے ممالک میں بطور نشان ظہور مسیح موعود آیا۔ یہ سب سے سخت عذاب ہے کہ نہ اس کے آنے کا وقت معلوم ہے۔ نہ اس سے بچنے کا طریقہ۔ نہ یہ مہلت دیتا ہے بس قیامت ہے۔ چٹ پٹ صفائی۔

4۔ جنگ کا عذاب

ویذیق بعضکم باس بعض ۔(انعام:66) مثلاً گزشتہ جنگ جس میں آسمان سے آگ اور گیسیں برسیں یا مسلمانوں کی جنگیں جن میں دنیا کی پرانی مہذب قوموں کا سب زور ٹوٹ گیا۔ اور نئی تہذیب قائم ہوئی۔ بدر کی جنگ تو عذاب مجسم تھی کہ تین سو تیرہ بے سامان۔ غیر آزمودہ کار غریبوں نے ایک ہزار مسلح اور آراستہ لشکر کو پل بھر میں ستیاناس کر کے رکھ دیا۔

5۔ بیماریوں کے عذاب

یہ انفلوئنزا اور طاعون کی شکل میں نازل ہوئے اور عالمگیر تھے۔ اسی طرح اصحاب الفیل کے لشکر میں چیچک پھیل گئی تھی اور جنگ عظیم میں خندقوں کے سپاہیوں کے جسموں اور وردیوں میں جوؤں نے ایک آفت برپا کر رکھی تھی۔ کہ زندگی تلخ تھی اور اس Trench Fever سے بکثرت فوجی سپاہی ضائع ہوتے۔

6۔ قحط کا عذاب

یہ عموماً عذاب الادنیٰ ہوتا ہے نہ کہ عذاب الاکبر اور لعلھم یضرعون یعنی بیدار کرنے کو آتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ لوگوں کے دلوں میں جو یہ خیال بیٹھے ہوئے ہیں کہ جب خدا کا عذاب کسی قوم پر آتا ہے تو وہ قوم بالکل ہی تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ غلط ہے۔ قوم بحیثیت اپنی عظمت اور حکومت اور ترقی کے مر جاتی ہے۔ یا ان کے سرغنے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں تھا کہ عاد و ثمود یا قوم لوط پر جو عذاب آئے۔ تو ان میں سے کوئی بھی نہ بچا۔ اگر سانسیوں۔ چوہڑوں یا بھیل۔ گونڈ رشودر اور پسماندہ اقوام کی طرح ایک حصہ بچ بھی رہا۔ تو کس کام کا۔ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ وہ تو نمونہ عبرت ہی رہ گیا۔ سو یہ ضروری نہیں کہ ساری قوم ہی ہلاک ہو جائے۔ ہلاکت کے معنے قومی اور ملکی ہلاکت کے ہیں۔ مثلاً موعود عذاب آیا۔ سرغنے مر گئے۔ باقی پراگندہ ہو گئے۔ اور قوت ٹوٹ گئی۔ دوسری حکومتوں کے ماتحت ہو گئے شان و شوکت چلی گئی۔ ذلیل و پست ہو گئے۔ یہ مراد ہے دمرنا ھم تد میرا کی۔

(الفضل 6 مئی 1938ء)

خطبہ عید الفطر

حقیقی غم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا غم ہے اور حقیقی خوشی اللہ تعالیٰ کی رضا اور توبہ قبول ہونے کی خوشی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو یہ مقصود اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا ہے اور شیطان سے دور ہونا ہے۔ تبھی حقیقی خوشی کو پانے کی کوشش ہوگی اور تبھی حقیقی عید منانے والے ہم بن سکیں گے

کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جن کے غم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں اور اس کے لئے دل سے نکلی ہوئی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا رہی ہوں

ایک مومن کے لئے تو حقیقی عید کا مزہ بھی تبھی دوبالا ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی دکھائے

رمضان کے بعد کی عید جو عید الفطر کہلاتی ہے یا بڑی عید جو قربانی کی عید کہلاتی ہے ایک عید یا دو عیدوں کی طرف نہیں بلا رہی بلکہ ان عیدوں کی طرف بلا رہی ہے جو نہ ختم ہونے والی عیدیں ہیں اور یہ عیدیں مستقل مزاجی اور استقامت دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کا ہو جانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں قربانی اور ایثار کے تسلسل سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے حاصل ہوتی ہیں، یہ عیدیں اپنے نوافل کے ذریعے اپنے فرائض کو سجانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں شیطانی وساوس اور دنیاوی لالچوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق قائم رکھنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عید کی خوشیاں مسلسل اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں

خطبہ عید الفطر فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ یکم ستمبر 2011ء بمطابق یکم تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ عید الفطر کے آغاز میں سورۃ حٰمٓ سجدہ کی آیت نمبر 31 تلاوت کی اور فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے، پھر استقامت اختیار کی، ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

انسان کی زندگی میں خوشی کے دن بھی آتے ہیں اور غمی کے دن بھی آتے ہیں۔ خوشی کی وجوہات بھی کئی ہیں اور یہ کئی طرح اور قسموں کی ہوتی ہے۔ اسی طرح غموں کی وجوہات بھی ہوتی ہیں اور یہ مختلف نوع کے ہوتے ہیں۔ ذاتی خوشی غمی بھی ہے، خاندانی خوشی غمی بھی ہے، جماعتی خوشی غمی بھی ہے، ملکی اور قومی خوشی غمی بھی ہے، دینی اور روحانی خوشی غمی بھی ہے۔ ایک مومن اور تقویٰ پر چلنے والے یا چلنے کی کوشش کرنے والے کے لئے خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور رضا بھی غمی اور خوشی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ غرض کہ بیشمار قسم کی خوشیاں اور غمیاں ہیں اور ان خوشیوں اور غمیوں کی بے شمار وجوہات ہیں۔ لیکن ایک مومن کے لئے دینی اور روحانی خوشی غمی اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضگی کی خوشی غمی بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور رکھنی چاہئے۔ دینی اور روحانی خوشی کا ذریعہ اپنے بچے اور قریبی بھی بنتے ہیں۔ جب اُن کی دینی اور روحانی حالت دیکھ کر یا جب وہ دین اور روحانیت میں ترقی کر رہے ہوں تو ماں باپ کو بھی اور قریبیوں کو بھی خوشی پہنچتی ہے۔ اُن سے پیار کرنے والوں کو بھی خوشی پہنچتی ہے۔ خلیفۂ وقت کو بھی خوشی پہنچتی ہے کہ افرادِ جماعت تقویٰ میں ترقی کر رہے ہیں جو جماعت کی مضبوطی اور ترقی کا باعث ہے۔ اسی طرح دینی اور روحانی غمی کا ذریعہ بھی بچے اور قریبی بن رہے ہوتے ہیں۔ جب ماں باپ اور اُن سے محبت کرنے والے اُن کی دینی اور روحانی حالت میں تنزل دیکھتے ہیں تو ایک عجیب غم کی حالت ایسے حالات میں ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مجھے کئی ماں باپ کے، قریبیوں کے بے چینی سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں۔ بیویوں کے اور خاوندوں کے خط آتے ہیں جن میں شدید بے چینی اور تکلیف کا اظہار ہوتا ہے کہ ہمارے بچوں یا قریبیوں یا خاوندوں یا بیویوں کی روحانی حالت اور دینی وابستگی میں کمزوری واقع ہو رہی ہے جس نے ہمیں بے چین کر رکھا ہے۔ دعا کریں اُن کی حالت سدھر جائے۔ بعض جن میں بہت زیادہ بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اُن کی حالت دیکھ کر تو اُن کے قریبی یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا اِن سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر جماعت یا دین سے رُوگردان ہے تو ہمارا اور اس کا رشتہ بھی ختم ہے۔ وہ یہ لکھ تو دیتے ہیں، کہہ تو دیتے ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ یہ اظہار کرتے ہوئے اور یہ تعلق توڑتے ہوئے اُن پر کس قدر غم کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ پھر اسی طرح خود انسان سے بعض غلطیاں ہو جاتی ہیں جو دین اور روحانیت میں گراوٹ کا باعث بنتی ہیں اور جب احساس ہوتا ہے، جب آنکھیں کھلتی ہیں کہ میں ان غلطیوں کی وجہ سے کہاں پہنچ گیا ہوں تو پھر انسان شدید غم کی کیفیت میں ڈوب جاتا ہے۔ جب غلطیوں کی وجہ سے، نظامِ جماعت کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے اور لوگوں کے حقوق غصب کرنے کی وجہ سے سزا ہوتی ہے تو پھر احساس ہوتا ہے کہ ہم تو تباہی کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔ پھر معافیوں کے خطوط کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ بڑی شدت سے اس بات کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے کہ ہم جماعت سے کٹ کر ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ ایسی مچھلی کی طرح تڑپ رہے ہیں جس کو پانی سے باہر نکال دیا گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہماری دنیا بھی اندھیر ہو گئی ہے۔ یہ احساس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اُس احمدی میں ہوتا ہے جس کے دل میں جماعت سے محبت اور خدا کا خوف ہے اور اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہر احمدی کے دل میں یہ احساس ہے اور جب اس سزا سے معافی ہو جائے تو ایسے لوگوں اور اُن کے خاندانوں کی خوشی بھی دیدنی ہوتی ہے۔ گویا یہ دن اُن کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔ پس ایک دنیادار کے لئے تو دنیا کے لہو و لعب خوشیاں پہنچانے والی ہوتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے اور خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے والے ایک احمدی کے لئے جماعت سے جڑے رہنا حقیقی خوشی کا ذریعہ بنتا ہے جس نے زمانے کے امام کو اس لئے مانا ہے کہ خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کا حکم ہے اور یہ اُس کی دنیا و عاقبت سنوار کر حقیقی خوشیاں پہنچانے والا ہے۔ لیکن کیا صرف جماعت میں آنا، حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اپنا نام جماعت احمدیہ کی فہرست میں شامل کروا لینا ہی کافی ہے جس سے حقیقی خوشیاں ملیں؟ جس سے ہمارا ہر دن روزِ عید ہو جائے؟ نہیں، بلکہ اس کے لئے دین سے ایک تعلق، اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق، حقیقی توبہ جس سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رہے اُس کی ضرورت ہے۔ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ توبہ کیا چیز ہے؟ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے ہم دائمی خوشیاں پا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ انسان کے لئے حقیقی عید کا دن تو توبہ کا دن ہے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

''سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے (دینِ حق) میں ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان

دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے''۔ فرمایا ''ایسا ہی (دین حق) میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بیشک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں۔ لیکن ایک دن ان سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے، مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش۔ ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پروا کرتے تو حقیقت میں وہ دن ان کے لیے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا اور لوگ اُسے غنیمت سمجھتے۔

وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں''۔ فرمایا ''مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضبِ الٰہی کے نیچے اُسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لیے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے اللہ تعالیٰ سے دور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ اب اس کے فضل سے اُس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 115-114۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس وہ کیا ہی خوش قسمت ہے جو اس دن کو پا لے۔

اور توبہ کس قسم کی ہونی چاہئے؟ اس بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے''۔ فرمایا ''توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔'' یعنی عادتاً توبہ کے الفاظ دہرانا یا استغفار کرنا یہ تو ایک عادت ہے کہ الفاظ دہراتے گئے۔ صرف الفاظ نہیں ہونے چاہئیں ورنہ یہ تو ایک عادت ہو جاتی ہے۔ فرمایا ''اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو۔ بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔'' اب رجوع کرنا کیا ہے؟ رجوع کرنا واپس آنے اور لوٹنے کو کہتے ہیں۔ انسان اپنے بدخیالات کی وجہ سے، اپنے بداعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے یا شیطان اُس کو بہکاوے میں لانے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اُس کے بہکاوے میں آ جاتا ہے۔ اس لئے اگر انسان یہ سوچ کر مستقل توبہ کی طرف متوجہ رہے کہ مَیں نے شیطان کے حملوں سے بچنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہی چمٹے رہنا ہے۔ اُس سے مدد مانگنی ہے تو یہ حقیقی توبہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''جب متناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آ جاتا ہے'' یعنی جو سمتیں ایک دوسرے کے مخالف ہوتی ہیں اُن میں سے ایک کو چھوڑ کر دوسری طرف آ جاتا ہے۔ مشرق کو چھوڑ کر مغرب کی طرف آ جاتا ہے۔ شمال کو چھوڑ کر جنوب کی طرف آ جاتا ہے'' تو پھر پہلی جگہ دور ہو جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے وہ نزدیک ہوتی جاتی ہے۔ یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اُسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اُسی کی بات سنتا ہے۔ اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دُور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلائشوں کا گند اُس سے دھویا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 409۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ مقصود ہے جسے حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ خوشی یا غمی صرف ظاہری تکلیفوں یا انعامات کے ملنے یا جماعتی تعزیرات اور معافیوں کے ہونے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ حقیقی غم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا غم ہے اور حقیقی خوشی اللہ تعالیٰ کی رضا اور توبہ قبول ہونے کی خوشی ہے۔ اس لئے **ہر احمدی کو یہ مقصود اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا ہے اور شیطان سے دور ہونا ہے تبھی حقیقی خوشی کو پانے کی کوشش ہو گی اور تبھی حقیقی عید منانے والے ہم بن سکیں گے۔**

کیونکہ یہ توبہ ہی ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کا محبوب بنا سکتی ہے، اُس کے قریب لا سکتی ہے اور جب بندے سے خدا تعالیٰ محبت کرنے لگ جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے'' (یعنی توبہ سے) ''پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ (-) (البقرہ: 223) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ توبہ حقیقت میں ایک ایسی شئے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے جو اُس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ یہی باعث ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اُس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 432۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پرانے گناہ معاف اور نیا حساب شروع ہو جاتا ہے۔ پس جب ہم ایسی توبہ کی کوشش کریں گے تو اس سے زیادہ خوشی کا دن ہمارے لئے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گزشتہ گناہوں کو معاف کرتے ہوئے ہمارا دوست بن جائے۔ ہمیں اُن نیکیوں کا وارث بنا دے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جب یہ احساس ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا دوست بن گیا ہے تو ہر اُس چیز سے نفرت ہوگی جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے اور ہر اُس چیز سے محبت ہوگی جو خدا تعالیٰ کی محبوب ہے یا خدا تعالیٰ کو محبوب ہے۔

پھر ایک مومن کی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ایک شخص کی کوشش ہوگی کہ میں وہ اعمال بجا لاؤں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر انسان ایک خوف اور خشیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی تلاش میں رہے گا۔ اُن حکموں کی تلاش میں رہے گا جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تا کہ اُن کو بجا لا سکے۔ اُن حکموں کی تلاش میں رہے گا جن کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تا کہ اُن سے بچ سکے۔ تا کہ کہیں پھر میرا خدا، جس نے مجھے برائیوں سے نکال کر نیکیوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اور جس نے میرے گزشتہ گناہ معاف کئے ہیں، میری کسی بدعملی سے ناراض نہ ہو جائے۔ گو یہ بھی ایک مخفی غم ہے انسان کی جو فکر ہے وہ فکر بھی غم میں بدل جاتی ہے۔ لیکن یہ غم اللہ تعالیٰ کے دوبارہ ناراض نہ ہو جانے کے خوف اور فکر کا غم ہے جو توبہ کی طرف مسلسل متوجہ رکھتا ہے۔ یہ غم اصل میں اپنے اندر خوشیاں لئے ہوئے ہے کیونکہ یہ غم اپنے مولیٰ، اپنے پیارے خدا کا حقیقی عبد بننے کے معیار حاصل کرنے کا غم ہے۔ یہ غم پیار کے نئے راستے تلاش کرنے کا غم ہے جو ہزاروں لاکھوں خوشیاں لانے والا ہے۔ پس ایسے غم کسی تکلیف اور برائی کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کر کے اُس کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے ہوتے ہیں۔ ایسے غم دنیا اور عاقبت سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں۔ ایسے غم عیدوں کی خوشیوں کو دوبالا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ حقیقت میں یہ غم نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کی تڑپ اور ایک لگن اور ایک جلن ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ۔

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

(نشانِ آسمانی دینی خزائن جلد چہارم صفحہ 410)

پس وہ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جن کے غم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں اور اس کے لئے دل سے نکلی ہوئی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا رہی ہوں۔ پس رمضان میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول اور اُس کی رضا پر چلنے کے لئے ہم نے جو دعائیں اور کوششیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ کے رحم اور مغفرت کی چادر میں لپٹنے کے لئے جو دعائیں کی ہیں، اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی مطابق ڈھالنے کی جو ہم نے حقیر معمولی کوششیں کی ہیں، اللہ انہیں قبول فرمائے اور یقیناً وہ لوگ خوش قسمت ہیں جنہوں نے یہ کوششیں کی ہیں کیونکہ حقیقی عید تو ایسے ہی لوگوں کی ہوتی ہے جو یہ کوشش کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو رَبُّنَا اللّٰہ کا ادراک رکھتے ہوئے اس کا نعرہ لگاتے ہیں اور جو رَبُّنَا اللّٰہ کا ادراک رکھتے ہوئے یہ آواز بلند کرتے ہیں۔ حقیقی عید تو اُنہی کی عید ہے۔ حقیقت میں یہی عید ہے جس کے حصول کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے لیکن جن کی کوشش توبہ کے حصول کے معیار حاصل نہیں کر سکی، اُن کے دروازے بند نہیں ہو گئے۔ اگر ہماری کمزوریاں ہمیں ہماری عبادت کے وہ معیار حاصل کرنے والی نہیں بنا سکیں جو ہدایت کے راستوں پر چلانے والے ہیں اور مستقل قائم رہنے والے راستے ہیں، ہدایت پر قائم رکھنے والے راستے ہیں جن کی وضاحت میں نے حضرت مسیح موعود کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر کی روشنی میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ ...... کی تفسیر کی روشنی میں گزشتہ دو خطبات میں بیان کی ہے تو ایسے لوگوں کے لئے مایوسی نہیں ہے۔ گو رمضان کی برکات سے جو فائدہ اُٹھایا جانا تھا وہ تو نہیں اُٹھایا جا سکا لیکن اگر آج عید کے دن بھی یہ احساس ہو جائے کہ ہمیں جو حاصل کرنا چاہئے تھا وہ ہم نہیں حاصل کر سکے، اب بھی ہمیں اُس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقی توبہ کی طرف متوجہ ہوں اور یہ عہد کریں کہ اس عید نے ہمیں جھنجھوڑ دیا ہے اس طرف توجہ دلا دی ہے اور ہم آج سے اپنے ہر قول اور فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائیں گے اور حقیقی توبہ کرتے ہوئے اُس کے آگے ہی جھکتے ہیں تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ ...... کی دل سے نکلی ہوئی دعا اور آواز ہی ہے جو حقیقی عید کا دن بن جائے گی۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تمام تر طاقتوں سے رجوع اور اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں کو پیچھے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی طرف مسلسل بڑھنا ہوگا۔ قرآن کریم میں سے اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی تلاش کرنی ہوگی۔ ان حکموں کی تلاش کرنی ہوگی جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اُن حکموں کی تلاش کرنی ہوگی جن کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تا کہ اُن سے بچا جا سکے کیونکہ حقیقی توبہ تمام نیکیوں کے بجا لانے اور تمام برائیوں سے بچنے کی کوشش سے ہی قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔ جب اس بات پر یقین پیدا ہو جائے گا کہ دنیا کی تمام خوشیاں عارضی ہیں لیکن میرا ایک ربّ ہے، ایک اللہ ہے جس سے تعلق جوڑنا ہی دنیا و آخرت کی خوشیوں اور حسنات کا وارث بنا سکتا ہے۔ وہی ایک خدا ہے جس سے تمام خوشیاں وابستہ ہیں۔ وہی ایک اللہ ہے جس کی ناراضگی سے دین و دنیا اندھیر ہو جاتے ہیں اور غموں کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں۔ پس اس سے مستقل تعلق اور اس کا صحیح عبد بننا حقیقی خوشیاں دلانے والا بناتا ہے۔ پس یہ سوچ

ہمارے اندر پیدا ہونی چاہئے۔

یہ آیت جو میں نے شروع میں تلاوت کی ہے اس میں اسی مضمون کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں متوجہ فرمایا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ اعلان خوفوں اور غموں کو دور کرتا ہے لیکن یہ واضح فرما دیا کہ رَبُّنَا اللّٰہ کا اعلان یا صرف یہ نعرہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا اور خوفوں اور غموں کو دور کرنے والا نہیں بنائے گا بلکہ مستقل مزاجی سے اس پر قائم بھی رہنا ہوگا۔ ایک دفعہ کا نعرہ یا چند دن کا نعرہ یا رمضان میں دعاؤں کی طرف توجہ کر کے رَبُّنَا اللّٰہ کا اعلان کرنا کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہنا ہوگا اور استقامت دکھانی ہوگی۔ جب استقلال حاصل ہوگا تو تمام برائیوں سے نفرت ہو گی، نیکیوں کے اختیار کرنے کی طرف توجہ ہوگی اور نیکیوں کی بجا آوری ہی ہے جن کے بجالانے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر خوشخبری بھی ہے۔

جیسا کہ میں نے گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کر لیتا ہے۔ رَبُّنَا اللّٰہ کہہ کر خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو کُلّی طور پر ہر قسم کی ربوبیت سے بالا سمجھتا ہے تو تبھی سمجھا جاتا ہے کہ اللہ جو خدا تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے اُس کو ہر چیز سے مقدم رکھتا ہے اور جب اللہ ہر چیز پر مقدم ہو اور مستقل مزاجی سے اور استقامت دکھاتے ہوئے بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہے، اُس کی رضا کے حصول کی کوشش کرتا رہے، اُس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہے تو بندے کی استقامت بندے کے لئے اسمِ اعظم بن جاتی ہے۔ ایک ایسی حالت ہو جاتی ہے جو بندے کا خدا سے مضبوط تعلق پیدا کر دیتی ہے۔ ایک مضبوط تعلق بن جاتا ہے اور پھر یہ دونوں اسمِ اعظم جب جمع ہو جائیں تو فرمایا اس وقت دعا کا بھی ایک خاص مزہ ہوتا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا، اس کا مزہ آ جاتا ہے۔ ایسی حالت کا مزہ ایک بالکل انوکھا تجربہ ہوتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 37 مطبوعہ ربوہ)

پس ایک مومن کے لئے تو حقیقی عید کا مزہ بھی تبھی دوبالا ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی دکھائے۔ جب ایک درد کے ساتھ دعائیں کرنے کی توفیق ملے۔ رمضان میں ہم میں سے اکثر ایسی دعاؤں کے کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں، جاگتے رہے ہیں۔ نوجوانوں میں بھی میں نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعائیں کرنے اور اعتکاف بیٹھنے کا بڑا رجحان پیدا ہوا ہے لیکن جگہ کی تنگی کی وجہ سے اکثر نوجوانوں کو، لوگوں کو انکار بھی کرنا پڑا۔ بہرحال رمضان میں جو ایک کوشش اور تڑپ ہر ایک میں پیدا ہوئی ہے اس میں جب استقامت ہوگی تو پھر رَبُّنَا اللّٰہ کا حقیقی ادراک بھی حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے، دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے دعاؤں کو سننے کا مزہ بھی اور ہی طرح کا ہوگا اور حقیقت میں اس عید کے حصول کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کے ساتھ جنتوں کی بشارتیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں فرمایا ہے، (-) (حٰمٓ سجدہ: 31)۔ اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ''اس جنت سے یہاں مراد دنیا کی جنت ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 559-558۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کی خوشی کے سامان پیدا ہوتے ہیں اور انسان اپنی دعاؤں کی قبولیت کے مزے دیکھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو کر جن کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی جنت دکھا دے، وہ کس قدر خوش قسمت ہیں؟ اس دنیا کی جنت ہی ہے جو پھر آئندہ جنت کی خوشخبری بھی دیتی ہے اور اُس کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ بہت لوگ رمضان میں اور اس کے بعد اپنی رمضان میں کی گئی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے خاص سلوک کے بارے میں مجھے لکھتے ہیں۔ پس حقیقی عید تو اُن کی اُس وقت ہو جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے یہ تعلق پیدا ہو جائے اور ایسی ہی عید ہے جس کی تلاش ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ کا عرفان بھی حاصل ہو جائے اور اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزہ بھی انسان لے لے۔ ورنہ صرف اس انتظار میں رمضان گزارنا کہ عید آئے گی تو خوشیاں منائیں گے۔ شور شرابا کریں گے، دعوتیں کھائیں گے، کپڑے پہنیں گے، تو ایسا رمضان بھی بغیر برکتوں کے گزر جاتا ہے اور ایسی عید بھی شاید دنیاوی لحاظ سے تو ظاہری خوشی کے سامان کر رہی ہو لیکن جنت کی بشارت سے خالی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق کے اظہار سے خالی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندے کے کان، آنکھ، ہاتھ، پیر ہو جاتا ہے۔ اس کا حدیث میں اس طرح ذکر ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ سب سے زیادہ اُن باتوں سے میرے قریب ہوتا ہے جو میں نے اُس پر فرض کی ہیں اور مجھے سب سے زیادہ پیاری ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پس میں اُس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اُس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور وہ مجھ سے مانگے تو میں اُس کو ضرور دوں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اُس کو پناہ دوں گا اور مجھے کبھی کسی کام کے کرنے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا تردّد کسی ایسے مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے جو موت کو ناپسند کرتا ہے۔ مجھے اُس کی ناپسندیدگی گوارہ نہیں ہوتی۔ موت تو برحق ہے لیکن اُس کو ایک وقت تک ٹالتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث 6502)

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جن کا رمضان اُن کو ایسی عید کی خوشیاں دلا گیا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے انعامات کے راستے بند نہیں کر دیئے۔ اس کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ملنے اور دنیا و آخرت کی حسنات کے ملنے کے راستے ہمیشہ کھلے ہیں۔ اگر انسان توبہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھے تو پھر اللہ تعالیٰ اُس کو دوڑ کر گلے لگاتا ہے۔ دنیا و آخرت کی جنت اُسے ملتی ہے جیسا کہ فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن: 47) اور جو شخص اپنے ربّ کی شان سے ڈرتا ہے اُس کے لئے اِس دنیا کی بھی اور اُس دنیا کی بھی دو جنتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقام سے وہی ڈر سکتا ہے جس کو اللہ جو سب طاقتوں کا مالک ہے اُس کے ربّ ہونے کا ادراک ہو جاتا ہے۔ جو رَبُّنَا اللّٰہ کی آواز بلند کرتا ہے تو پھر استقامت دکھاتے ہوئے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی اُس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ پھر جیسا کہ حدیث سے پتہ چلتا ہے بندہ جو قربت اللہ تعالیٰ سے فرائض کے ذریعے، نوافل کے ذریعے حاصل کرتا ہے وہ اُسے اللہ تعالیٰ کی محبت کا مورد بنا دیتی ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ بندے سے محبت کرنے لگ جائے تو پھر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی جنت نہیں ہے اور انسان کے لئے کوئی خوشی کا دن نہیں ہے۔ پس ہم نے رمضان میں ایک ماحول کے زیرِ اثر نوافل کے ذریعے خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل کرنے کی جو کوشش کی ہے اس میں استقامت اور اسے مسلسل جاری رکھنا ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اللہ تعالیٰ کی ہم سے محبت میں بڑھائے گا اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث میں فرمایا ہے اس محبت اور دوستی کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کے دشمن کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی عافیت کے حصار میں آ جاتا ہے۔ پس جب یہ صورت ہو تو ہر دن روزِ عید ہو جاتا ہے۔

پس اس اہم نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ رمضان کے بعد کی عید جو عید الفطر کہلاتی ہے یا بڑی عید جو قربانی کی عید کہلاتی ہے ایک عید یا دو عیدوں کی طرف نہیں بلا رہی بلکہ اُن عیدوں کی طرف بلا رہی ہے جو نہ ختم ہونے والی عیدیں ہیں اور یہ عیدیں مستقل مزاجی اور استقامت دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کا ہو جانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں قربانی اور ایثار کے تسلسل سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں اپنے نوافل کے ذریعے اپنے فرائض کو سجانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں مخالفین کی ہر قسم کی کوشش کے باوجود اپنے عہدوں کو نبھانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں شیطانی وساوس اور دنیاوی لالچوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق قائم رکھنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عید کی خوشیاں مسلسل اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

پس رمضان میں راتوں کو اُٹھ کر خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی ہم نے جو کوشش کی ہے۔ رمضان میں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے قسم ہا قسم کے کھانوں اور دوسری جائز باتوں سے ہم نے دن کے ایک حصے میں اپنے آپ کو روکے رکھا ہے، جس نے اطاعت کا ایک عظیم درس بھی ہمیں دیا ہے۔ رمضان میں جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے اپنے اموال کو اپنے بھائیوں کی ضروریات کے لئے اور دینی ضروریات کے لئے خرچ کیا ہے ان سب باتوں سے جو نیک عادات پیدا ہوئی ہیں، ان عادات کو ان نیکیوں کو حسبِ توفیق جاری رکھنا استقامت ہے اور یہی ایک مومن کا شیوہ ہے جو جنت کی خوشخبری کا باعث بنتی ہے اور جو حقیقی عید دلانے کا باعث بنتی ہے۔ اللہ کرے ہم یہ خوشخبریاں پانے والے ہوں اور ہماری عید حقیقی عید بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں کا دشمن بن کر خود اُن سے انتقام لینے والا ہو۔ ہم اپنی روحانی ترقی کی بھی نئی منازل طے کرنے والے ہوں اور جماعتی ترقی کی بھی نئی سے نئی منازل دیکھنے والے ہوں۔ اس رمضان کے اطاعت کے سبق سے جو سبق ہم نے حاصل کیا ہے اس سے اطاعتِ نظام اور اطاعتِ خلافت کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری رمضان کی دعاؤں، ہمارے روزوں، ہمارے نوافل کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرما لے جن کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الفطر کی رات میں اللہ تعالیٰ اُس کو اجر دیتا ہے جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ عید الفطر کی صبح کو اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے۔ پھر وہ زمین کی طرف اُترتے ہیں اور گلیوں کے دہانوں اور رستوں کے ملنے والی جگہوں پر کھڑے ہو کر ایسی آواز سے پکارتے ہیں جس کو انسانوں اور جنّوں کے سوا سب مخلوق سُن لیتی ہے۔ وہ آواز دیتے ہیں کہ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ کہ اے محمدؐ کی اُمت! اپنے ربّ جو عزت اور بزرگی والا ربّ ہے اُس کی طرف نکلو جو تھوڑا عمل قبول کرتا ہے اور ثواب بڑھا کر دیتا ہے اور بڑا گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم صفحہ 496 فصل و انما سمی العید عیدًا ...... مطبوعہ: مطبع صدیقی لاہور)

پس جب وہ اپنی عبادت کی جگہ یعنی عید گاہ کی طرف جاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو اُن کا پروردگار جو بہت برکت والا اور بلند

شان والا ہے اُن کی کوئی حاجت نہیں چھوڑتا جسے وہ پورا نہیں کر دیتا اور نہ کوئی سوال رہنے دیتا ہے جس کا وہ جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ہی کوئی گناہ رہنے دیتا ہے جسے وہ بخش نہیں دیتا۔ پھر وہ مَغْفُوْرٌ لَھُمْ کی حالت میں لوٹتے ہیں، ایسی حالت میں لوٹتے ہیں کہ جب اُنہیں بخش دیا گیا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ دن ''یوم الجائزہ'' کا دن ہے یعنی انعامات اور اکرامات کا دن ہے۔

(المعجم الکبیر جلد اول صفحہ 226 ۔ اوس الانصاری باب فیما اعد اللہ عز و جل للمومنیھن یوم الفطر من الکرامۃ حدیث 617 دار احیاء التراث العربی بیروت 2002ء)

ہماری دعا ہے کہ اگر ہماری عبادتوں میں، ہمارے روزوں کے حق ادا کرنے میں کمیاں بھی رہ گئی ہوں تب بھی خدا تعالیٰ یوم الجائزہ کی برکت سے، انعامات کے دن کی برکت سے ہمیں انعامات و اکرام سے محض اور محض اپنے فضل سے نوازتا رہے۔ ہمیں اپنی رحمت اور بخشش کے صدقے ہمیشہ نوازتا رہے۔ ہم بھی آج اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے اس بہت بڑے انعام کو لے کر لوٹیں۔ ہم اُس گروہ میں شامل ہوں جن کے بارے میں مَغْفُوْرٌ لَھُمْ کہا گیا ہے۔ جن کو بخش دیا گیا ہوتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی تمام تر رحمتوں کے وارث بن جائیں تا کہ ہماری عید حقیقی خوشیوں کی عید بن جائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا سے پہلے میں آپ کو عید مبارک کہتا ہوں اور اس خطبہ کی وساطت سے جو ایم ٹی اے پر نشر ہو رہا ہے تمام دنیا کے احمدیوں کو بھی عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ کرے ہر لحاظ سے یہ عید خوشیوں کا باعث بنے، حقیقی عید بنے اور اس میں گناہوں کی مغفرت کے سامان پیدا ہوں۔ دعا میں جماعت کی ترقی کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر دم، ہر آن جماعت کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور ہم اُس کو دیکھنے والے بھی بنیں۔ واقفین زندگی کے لئے دعا کریں۔ واقفین نو کے لئے دعا کریں۔ یہ لوگ جنہوں نے اپنا زندگی وقف کرنے کا عہد کیا ہے اس کو پورا کرنے والے ہوں اور اس کا حق بجالانے والے ہوں۔ دنیاوی لالچ اُن میں کسی قسم کا نہ ہو بلکہ خالصتاً لِلّٰہ اپنے فرائض کی ادائیگی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات اور پریشانیاں اور راستے کی روکیں بھی دور فرمائے اور میدانِ عمل میں ہر آن اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

شہداء کے خاندانوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اُن کو صبر، ہمت اور حوصلے سے اپنے صدمے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شہداء کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ اسیران راہ مولیٰ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد اُن کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ دنیا کے ظلموں سے بچنے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے ظلم سے بچا کے رکھے۔ قادیان کے احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو شعائر اللہ کی حفاظت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ چار پانچ درویش رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی عمر و صحت میں برکت دے۔

ربوہ کے احمدیوں کے لئے جو براہ راست خلافت کے سائے تلے رہے اور 1984ء کے بعد سے وہ اس سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی بھی دعائیں سنے اور دوبارہ اُن کی پرانی رونقیں جو ہیں واپس لوٹ آئیں۔ عمومی طور پر بھی پاکستان کے احمدیوں کے لئے، خاص طور پر نوجوان جو بڑی قربانیاں دے رہے ہیں اور مستقل مزاجی سے ہر خوف اور خطرے کا مقابلہ کر رہے ہیں اور (مقابلہ) کرتے ہوئے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بہترین اجر دے۔ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اُن کو شیطان کے ہر شر سے بچائے۔ پاکستان کے حالات تو بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کے بد اثرات سے احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ ملک کو بھی بچائے کہ اس ملک کی تعمیر میں بھی اور اس کو قائم کرنے میں بھی جماعت احمدیہ کا بہت بڑا کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے صدقے اس ملک کو بچانے کے سامان پیدا فرمالے۔

انڈونیشیا کے احمدیوں کے لئے بھی کہ وہ بھی بڑی قربانیاں دے رہے ہیں اور بڑی مستقل مزاجی سے اور ایمان میں پختگی سے یہ قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ احمدیوں پر مذہب کی بنیاد پر ظلم کیا جا رہا ہے ان سب مظلوم احمدیوں کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ظلموں سے نجات دلائے۔ دنیا کو جنگ کی آفات سے بچانے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس آفت سے بچائے جو بڑی تیزی سے تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔

احمدیوں کی ہر طرح کی دینی و دنیاوی مشکلات دور ہونے کے لئے دعائیں کریں۔ ہر ضرورتمند کی ضرورت پوری ہونے کے لئے دعا کریں۔ اپنی نسلوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی حقیقی عبد بننے کا ادراک عطا فرمائے اور جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق ہمیشہ اُن میں رہے۔ ہمیشہ جماعت سے اخلاص و وفا کے ساتھ وابستہ رہیں۔ ایک خدا کی پہچان کرتے ہوئے اُس کے آگے جھکنے والے ہم بھی بنیں اور دنیا بھی بنے۔ حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے، ہماری کوششوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے۔ ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں فتوحات کے نظارے دکھائے۔ تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی پہچان کرنے والا بنائے اور آپ کا جھنڈا تمام دنیا میں ہم لہراتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے ہمیں دکھائے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ عید بھی بابرکت فرمائے اور ہمیشہ ہمیں دعاؤں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 جولائی 2013ء)

باغ احمد

عبث ہیں باغ احمد کی تباہی کی یہ تدبیریں
چھپی بیٹھی ہیں تیری راہ میں مولیٰ کی تقدیریں
بھلا مومن کو قاتل ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے
نگاہیں اس کی بجلی ہیں تو آہیں اس کی شمشیریں
تری تقصیریں خود ہی تجھ کو لے ڈوبیں گی اے ظالم
لپٹ جائینگی تیرے پاؤں میں وہ بن کے زنجیریں

(کلام محمود)

فتح و ظفر کی ندا

ہمیشہ کامیابی کی دُعا دیتا ہے وہ ہم کو
جھکاؤ تم جبینوں کو صدا دیتا ہے وہ ہم کو

الاؤ خیموں کے آگے ہمیشہ ہی رہے روشن
تو پھر فتح و ظفر آئی ندا دیتا ہے وہ ہم کو

سدا ظلم و ستم سہتے رہے ہم نام پر اُس کے
اسی اک بات پر ہر دم جزا دیتا ہے وہ ہم کو

رہیں چاروں طرف ہی خوف کی، خطرات کی جھیلیں
دکھوں میں بھی سکھی ہر پل بنا دیتا ہے وہ ہم کو

ستم گر اب تو اپنی تیر اندازی کو کچھ روکیں
ہمیشہ صبر کی طاقت سوا دیتا ہے وہ ہم کو

یہ چُھٹ جائیں گے سارے خوف کے بادل زمانے سے
یہ خوشخبری پہ خوش خبری سنا دیتا ہے وہ ہم کو

کبھی سب وشتم سے اور جفاؤں سے نہیں ڈرنا
کہ ہر اک آن رحمت کی گھٹا دیتا ہے وہ ہم کو

سنو حافظؔ بڑے ہی غور سے ہر اک خطاب اس کا
قرینے زندگانی کے سکھا دیتا ہے وہ ہم کو

ابن کریم

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119567 میں Ismail Akanbi

ولد Yekini قوم...... پیشہ بڑھئی عمر 55 سال بیعت 1995ء ساکن Ilogbo ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 70 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismail Akanbi گواہ شد نمبر 1۔ Tahir S/O Adeyemi گواہ شد نمبر 2 Solih S/O Okudimirin

مسل نمبر 119568 میں Yahaya

ولد Odu قوم...... پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن Ilaro ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 36 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yahaya۔ گواہ شد نمبر 1 Noorodeen S/O Jubreel۔ گواہ شد نمبر 2 Ishaq S/O A.Salam

مسل نمبر 119569 میں Maruf

ولد Abdur Raheem قوم...... پیشہ غیر ہنر مندی عمر 40 سال بیعت 1990ء ساکن Lagos ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Maruf گواہ شد نمبر 1 Abass S/O Abdur Rauf۔ گواہ شد نمبر 2 Jimoh S/O Fehimtola

مسل نمبر 119570 میں Abdul Jaleel

ولد Popoola قوم...... پیشہ انجینئرنگ عمر 41 سال بیعت 1987ء ساکن Ijede ضلع Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Jaleel۔ گواہ شد نمبر 1 Ikleel S/O Akewugberu۔ گواہ شد نمبر 2 Kabiru S/O Yeignni

مسل نمبر 119571 میں Nabeel Ahmad Oyekola

ولد Qasim Oyekola قوم...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی ساکن Ojokoro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nabeel Ahmad Oyekola۔ گواہ شد نمبر 1 Zakariyya S/O Junaid۔ گواہ شد نمبر 2 Qasim S/O Badr Oyekola

مسل نمبر 119572 میں Abdul Ghanie

ولد Abdus salam قوم...... پیشہ تدریس عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن Gwagwlada ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 70 ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Ghanie گواہ شد نمبر 1 Zakariyya S/O Junaid۔ گواہ شد نمبر 2 Qasim S/O Oyekola

مسل نمبر 119573 میں Miftaudeen

ولد Areran قوم...... پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن Igbesa ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Miftaudeen گواہ شد نمبر 1 Nuruddin S/O Oyekola۔ گواہ شد نمبر 2 Solih S/O Okutimirin

مسل نمبر 00119574 میں Akinloye Qamarydeen

ولد Akinloye قوم...... پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر 37 سال بیعت 1980ء ساکن Lagos ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 04/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 65 ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Akinloye Qamarydeen گواہ شد نمبر 1 Akinloye S/O Sulaiman۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Hafeez S/O Adeagbo

مسل نمبر 00119575 میں Daud

ولد Adam قوم...... پیشہ غیر ہنر مزدوری عمر 44 سال بیعت 1986ئساکن Lagos ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40 ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Daud۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Hafeez S/O Adeagbo۔ گواہ شد نمبر 2 A.Waheed S/O Oladipupo

مسل نمبر 00119576 میں Kudirat

زوجہ Zikroullah قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن Sagamu ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ادا شدہ 10 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 1,04,302Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Kudirat۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Hafeez S/O Salaudeen۔ گواہ شد نمبر 2 Idris S/O A.Rahman

مسل نمبر 119577 میں Sabitiyu

زوجہ Adam قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن Logas ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13/08/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 60 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Sabitiyu گواہ شد نمبر 1 Abdul Hafeez S/O Adeagbo گواہ شد نمبر 2 Daud S/O Adam

مسل نمبر 119578 میں Abdul Ghaniyy

ولد Abdur Raheem قوم...... پیشہ ٹیکنیشن عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ijagun ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ Plot 150000 Naira Egbe اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Ghaniyy۔ گواہ شد نمبر 1 Ridwanallah S/O Oruadare۔ گواہ شد نمبر 2 Ibraheem S/O Ghazal

مسل نمبر 119579 میں Qamaruddin

ولد Adebanjo قوم...... پیشہ تدریس عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن Igbo ضلع وملک Ogun State.Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ Flat 12,00,000Naira اس وقت مجھے مبلغ 20Naira ہزار روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Qamaruddin گواہ شد نمبر 1 Qasim S/O Rufai۔ گواہ شد نمبر 2 Ibraheem S/O Ghazal

☆............☆............☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

16 جولائی 2015ء

12:20 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:30 am	درس القرآن
3:50 am	رمضان المبارک۔ درس حدیث
4:05 am	تلاوت قرآن کریم
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	سیرت النبی ﷺ
5:55 am	نعتیہ محفل
6:40 am	المائدہ
7:10 am	تلاوت قرآن کریم
8:00 am	درس القرآن
9:20 am	رمضان المبارک۔ درس حدیث
9:35 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:50 am	رمضان المبارک۔ درس حدیث
12:05 pm	یسرنا القرآن
12:35 pm	درس ملفوظات
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	الصیام
2:40 pm	انڈونیشین سروس
3:40 pm	درس ملفوظات
4:20 pm	درس القرآن 25 مئی 1986ء
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	یسرنا القرآن
6:40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2015ء
7:40 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
8:45 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:25 pm	Persian Service
9:50 pm	الصیام
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	سیمینار سیرت النبی ﷺ

17 جولائی 2015ء

5:20 am	عالمی خبریں
5:50 am	الصیام
6:40 am	رمضان المبارک۔ درس حدیث
7:35 am	تلاوت قرآن کریم
8:30 am	درس القرآن
10:15 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:45 am	رمضان المبارک۔ درس حدیث
12:00 pm	راہ ہدیٰ
1:35 pm	انڈونیشین سروس
2:45 pm	رمضان المبارک۔ درس بعنوان شوال کے روزے
3:00 pm	درس القرآن
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	یسرنا القرآن
7:20 pm	Shotter Shondhane
8:25 pm	سیرت رسول اللہ
8:55 pm	درس رمضان المبارک
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	Chef's Corner
11:45 pm	سیرت النبی ﷺ

☆......☆......☆

واٹر پروف جیب والا شارٹس تیار

امریکی ڈیزائنر ٹام ٹرنر نے جدید قسم کے واٹر پروف شارٹس (ہاف پینٹ) تیار کئے ہیں۔ یہ دیکھنے میں عام شارٹس جیسے ہی ہیں لیکن اس میں ایک واٹر پروف پاکٹ بھی شامل ہے جس میں تیراکی کرنے والے یا تفریح کے لئے جانے والے افراد اپنا موبائل فون، بٹوہ اور دیگر قیمتی چیزیں محفوظ طریقے سے رکھ سکتے ہیں۔ 8 سینٹی میٹر چوڑی اس جیب میں یہ قیمتی اشیاء رکھ کر اور لاک کو گھما کر بند کر دینے کے بعد وہ ان چیزوں کے ساتھ جہاں چاہیں تیراکی کریں، پانی اس جیب میں ان قیمتی اشیاء کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ان شارٹس کو پولیسٹر اور کاٹن ملا کر بنایا گیا ہے اور اس میں دوہری اور تہری سلائی کی گئی ہے جبکہ اس میں اور بھی جیبیں لگائی گئی ہیں جن پر بہترین قسم کے زپ لگے ہیں۔ شارٹس کی قیمت 52 پاؤنڈ ہے۔

(روزنامہ نئی بات 28 جون۔2015ء)

ربوہ میں سحر و افطار 13 جولائی

انتہائے سحر	3:34
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 جولائی 2015ء

9:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2015ء
3:55 pm	درس القرآن 8 جون 1986ء
6:15 pm	رمضان المبارک۔ درس حدیث
9:00 pm	راہ ہدیٰ

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men, Women, Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

11 جولائی سے چاند رات تک مردانہ لیڈیز، بچگانہ تمام قسم کی ورائٹی پر
20% ڈسکاؤنٹ
باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

رمضان آفر سیل، سیل، سیل
مردانہ سوٹ 800 والا 500 میں
کلاسک لان 1000 والا 750 میں
کریشنل دوپٹہ بازولان 1200 والا 900 میں
کرسٹل لان اتحاد 1700 والا 1400 میں
فردوس لان 1700 والا 1400 میں
ادارہ جات یا زیادہ مقدار میں خریدنے کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ ہوگا
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

FR-10

ماہ رمضان کا خاص تحفہ
رشید برادرز ٹینٹ سروس اینڈ پکوان سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ
پکی پکائی دیگوں اور آرڈر پر دیگوں کی تیاری کا مرکز
معیار اور وزن کی گارنٹی
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

بسم اللہ فیبرکس پروپرائٹر ڈوگر برادرز
بوتیک اینڈ میچنگ سنٹر عید کا سپیشل تحفہ
بیڈشیٹ ہر قسم کی سنگل ڈبل۔ ٹاول۔ جائے نماز۔ دسترخوان
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0300-7716468

طاہر رینٹ اے کار
نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
رابطہ: طاہر محمود: 0334-6360782

WARDA فیبرکس
لان ہی لان۔ دوپٹے ہی دوپٹے کیپری ٹراؤزر، کرتے ہی کرتے۔ بوتیک ریڈی میڈ سوٹ 1650/- میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

W.B Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

رشید بوٹ ہاؤس
شوز سیل میلہ
مردانہ ورائٹی Rs 350/=
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی Rs 200/=
گولبازار ربوہ فون: 0476213835

عید شوز میلہ
11 جولائی سے عید چاند رات تک مردانہ، لیڈیز اور بچگانہ تمام قسم کی ورائٹی پر 20% ڈسکاؤنٹ
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

تاج نیلام گھر
کوئی بھی فالتو یا کارآمد چیز گھریلو یا دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
ڈگری کالج روڈ ربوہ فون: 047-6212633
0321-4710021